

تفہیم القرآن

القارۃ

نام | پہلے لفظ القارۃ کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے۔ یہ صرف نام ہی نہیں ہے بلکہ اس کے معنی کا عنوان بھی ہے، کیونکہ اس میں سارا ذکر قیامت ہی کا ہے۔

زمانہ نزول | اس کے کئی ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ اس کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بھی مکہ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔

موضوع اور مضمون | اس کا موضوع ہے قیامت اور آخرت۔ سب سے پہلے لوگوں کو یہ کہہ کر چونکا دیا گیا ہے کہ عظیم حادثہ! کیا ہے وہ عظیم حادثہ؟ تم کیا جانتو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟ اس طرح سامعین کو کسی ہولناک واقعہ کے پیش آنے کی خبر سننے کے لیے تیار کرنے کے بعد دو فرقوں میں ان کے سامنے قیامت کا نقشہ پیش کر دیا گیا ہے کہ اُس روز لوگ گھبراہٹ کے عالم میں اس طرح ہر طرف بھاگے بھاگے پھریں گے جیسے روشنی پر آنے والے پر دانے بکھرے ہوتے ہوتے ہیں، اور پہاڑوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ اپنی جگہ سے اکھڑ جائیں گے، ان کی بندش ختم ہو جائے گی اور وہ دھنکے ہوئے اون کی طرح ہو کر رہ جائیں گے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ آخرت میں جب لوگوں کا حساب کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی تو اُس میں فیصلہ اس بنیاد پر ہوگا کہ کس شخص کے نیک اعمال بُرے اعمال سے زیادہ وزنی ہیں، اور کس کے نیک اعمال کا وزن اس کے بُرے اعمال کی بہ نسبت ہلکا ہے پہلی قسم کے لوگوں کو وہ عیش نصیب ہوگا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے، اور دوسری قسم کے لوگوں کو اُس گہری کھائی میں پھینک دیا جائے گا جو آگ سے بھری ہوئی ہوگی۔

اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے

عظیم حادثہ! کیا ہے وہ عظیم حادثہ؟ نعم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟ وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوتے اُون کی طرح ہونگے۔ پھر جس کے پُپے بھاری ہونگے وہ دل پسند عیش میں ہوگا، اور جس کے پُپے ہلکے ہونگے اُس کی جانے قرار گہری کھائی

۱۔ اصل میں لفظ قارِعہ استعمال ہوا ہے جس کا لفظی ترجمہ ہے ”ٹھونکنے والی“۔ قرع کے معنی کسی چیز کو کسی چیز پر زور سے مارنے کے ہیں جس سے سخت آواز نکلے۔ اسی لغوی معنی کی مناسبت سے قارِعہ کا لفظ ہولناک حادثے اور بُری بھاری آفت کے لیے بولا جاتا ہے۔ مثلاً عرب کہتے ہیں قَوَعْنَهُمُ الْقَارِعَةُ، یعنی فلاں قبیلے یا قوم کے لوگوں پر سخت آفت آگئی ہے۔ قرآن مجید میں بھی ایک جگہ یہ لفظ کسی پر بُری مصیبت نازل ہونے کے لیے استعمال ہوا ہے۔ سورہ رعد میں ہے وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُصِيبَهُمْ لِبَاءُ صُنْعُوا قَارِعَةً جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان پر ان کے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی آفت نازل ہوتی رہتی ہے“ (آیت ۴۳)۔ لیکن یہاں القارِعہ کا لفظ قیامت کے لیے استعمال کیا گیا ہے، اور سورہ الحاقة میں بھی قیامت کو اسی نام سے موسوم کیا گیا ہے (آیت ۴)۔ اس مقام پر یہ بات نگاہ میں رہنی چاہیے کہ یہاں قیامت کے پہلے مرحلے سے لیکر عذاب و ثواب کے آخری مرحلے تک پورے عالم آخرت کا ایک جا ذکر ہو رہا ہے۔

۲۔ یہاں تک قیامت کے پہلے مرحلے کا ذکر ہے۔ یعنی جب وہ حادثہ عظیم برپا ہوگا جس کے نتیجے میں دنیا کا سارا نظام دیم برہم ہو جائے گا اُس وقت لوگ گھبراہٹ کی حالت میں اس طرح بھاگے بھاگے پھریں گے جیسے روشنی پر آنے والے پروانے ہر طرف پر اگندہ و منتشر ہوتے ہیں، اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوتے اُون کی طرح اڑنے لگیں گے۔ رنگ برنگ کے اُون سے پہاڑوں کو تشبیہ اس لیے دی گئی ہے کہ اُن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔

۳۔ یہاں سے قیامت کے دوسرے مرحلے کا ذکر شروع ہوتا ہے جب دوبارہ زندہ ہو کر لوگ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہونگے۔

۴۔ اصل میں لفظ موازین استعمال ہوا ہے جو موزون کی جمع بھی ہو سکتا ہے اور میزان کی جمع بھی۔ اگر اس کو موزون کی جمع قرار دیا جائے تو موازین سے مراد وہ اعمال ہونگے جن کا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی وزن ہو۔

جو اس کے ہاں کسی قدر کے سختی ہوں۔ اور اگر اسے میزان کی جمع قرار دیا جائے تو موازن سے مراد ترازو کے پٹرے ہونگے پہلی صورت میں موازن کے بھاری اور ہلکے ہونے کا مطلب نیک اعمال کا بڑے اعمال کے مقابلے میں بھاری یا ہلکا ہونا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صرف نیکیاں ہی وزنی اور قابلِ قدر ہیں۔ دوسری صورت میں موازن کے بھاری ہونے کا مطلب اللہ جل شانہ کی میزانِ عدل میں نیکیوں کے پٹرے کا بُرائیوں کے پٹرے کی بہ نسبت زیادہ بھاری ہونا ہے، اور اُن کے ہلکا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بھلائیوں کا پٹرا بُرائیوں کے پٹرے کی بہ نسبت ہلکا ہو۔ اس کے علاوہ عربی زبان کے محاورے میں میزان کا لفظ وزن کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، اور اس معنی کے لحاظ سے وزن کے بھاری اور ہلکا ہونے سے مراد بھلائیوں کا وزن بھاری یا ہلکا ہونا ہے۔ بہر حال موازن کو خواہ موزون کے معنی میں لیا جائے، یا میزان کے معنی میں، یا وزن کے معنی میں، مدعا ایک ہی رہتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں فیصلہ اس بنیاد پر ہوگا کہ آدمی اعمال کی جو پونجی لے کر آیا ہے وہ وزنی ہے یا بے وزن، یا اس کی بھلائیوں کا وزن اُس کی بُرائیوں کے وزن سے زیادہ ہے یا کم۔ یہ مضمون قرآن مجید میں متعدد مقامات پر آیا ہے جن کو نگاہ میں رکھا جائے تو اس کا مطلب پوری طرح واضح ہو جاتا ہے۔ سورہ اعراف میں ہے ”اور وزن اُس روز حق ہوگا، پھر جن کے پٹرے بھاری ہونگے وہی فلاح پائیں گے، اور جن کے پٹرے ہلکے ہونگے وہی اپنے آپ کو خسار سے میں مبتلا کرنے والے ہونگے“ (آیات ۸-۹)۔ سورہ کہف میں ارشاد ہوا ”اے نبی ان لوگوں سے کہو، کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جدوجہد راہِ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا۔ اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے، قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے“ (آیات ۱۰۴-۱۰۵)۔ سورہ انبیاء میں فرمایا ”قیامت کے روز ہم ٹھیک ٹھیک تو لےنے والے ترازو رکھ دیں گے، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ جس کا رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا وہ ہم لے آئیں گے اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں“ (آیت ۴۷)۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ کفر اور حق سے انکاد بجائے خود انہی بڑی بُرائی ہے کہ وہ بُرائیوں کے پٹرے کو لازماً جھکا دے گی اور کافر کی کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی کہ بھلائیوں کے پٹرے میں اُس کا کوئی وزن ہو جس سے اُس کی نیکی کا پٹرا جھک سکے۔ البتہ مومن کے پٹرے میں ایمان کا وزن بھی ہوگا اور اس کے

ہوگی۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے؛ بھڑکتی ہوئی آگ سے۔

ع

ساتھ ان نیکیوں کا وزن بھی جو اس نے دنیا میں کیں۔ دوسری طرف اُس کی جو بدی بھی ہوگی وہ بدی کے پڑے میں رکھ دی جائے گی۔ پھر دیکھا جائے گا کہ آیا نیکی کا پڑا اٹھکا ہو یا بسے یا بدی کا۔

ہے اصل الفاظ ہیں اُمّہ ہَاوِیَّةٌ، اُس کی ماں ہاویہ ہوگی۔ ہاویہ ہوئی سے ہے جس کے معنی اونچی جگہ سے نیچی جگہ گرنے کے ہیں، اور ہاویہ اُس گہرے گڑھے کے لیے بولا جاتا ہے جس میں کوئی چیز گرے جہنم کو ہاویہ کے نام سے اس لیے موسوم کیا گیا ہے کہ وہ بہت عمیق ہوگی اور اہل جہنم اس میں اوپر سے پھینکے جائیں گے۔ یہ ارشاد کہ اس کی ماں جہنم ہوگی، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ماں کی گود بچے کا ٹھکانا ہوتی ہے، اسی طرح آخرت میں اہل جہنم کے لیے جہنم کے سوا کوئی ٹھکانا نہ ہوگا۔

یعنی وہ محض ایک گہری کھائی ہی نہ ہوگی بلکہ بھڑکتی ہوئی آگ سے بھری ہوئی ہوگی۔

”قرآن مجید“

وہ عظیم المرتبت کتاب جو ملت اسلامیہ کے وجود کی محافظ ہے اور جس کا محافظ خود خدا ہے مگر دورِ حاضر میں

پاکستان کے محقق جلیل جناب مولانا ظفر اقبال کی تیس سالہ عرق ریزی اور تحقیق کے بعد پیکچرز لمبٹڈ لاہور کی طرف سے شائع ہونے والا تجویدی قرآن مجید اپنی مثال نہیں رکھتا۔ آرٹ پیپر، اعلیٰ دورنگی طباعت، جلی حروف۔ مع پلاسٹک کور۔ خوشنما ڈبے میں بند۔ سائز ۳۰x۲۰۔ صفحات ۱۰۳۲۔ ہدیہ صرف ۳۲ روپے

ڈاک خرچ بذمہ ادارہ

تجویدی قرآن مجید حاصل کرنے کے لیے :-

ادارہ ترجمان القرآن اچھا لاہور کوآرڈریجیے۔ فون نمبر ۵۲۵